بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ
دفتر مجلس انصار اللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA
Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in
محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب)

مسجد فضل لندن کے سنگِ بنیاد پر ایک صدی مکمل ہونے کے حوالے سے مسجد فضل کی تاریخ کا مختصر بیان

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 18 اکتوبر 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

کل یوکے جماعت مسجد فضل کے سَو سال مکمل ہونے پر ایک تقریب منعقد کر رہی ہے، جس میں غیر مہمان، ہمسائے وغیرہ بھی مدعو کیے گئے ہیں۔ مسجد فضل کی ایک تاریخی حیثیت ہے، اس لحاظ سے کہ یہ جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد ہے جو عیسائیت کے گڑھ میں بنائی گئی تھی اور پھر یہاں سے اسلام کی حقیقی تعلیم اور تبلیغ لوگوں میں وسیع پیمانے پر شروع ہوئی۔

آج ہمارے مخالف کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ انگریزوں کا خود کاشتہ پودا ہے مگر حیرت ہے کہ اس خود کاشتہ پودے کے ذریعے سے ان مغرب میں رہنے والے لوگوں کی کمزوریاں، ان کے ممالک میں ظاہر کر کے اسلام کی خوب صورتی کی تبلیغ کی جا رہی ہے۔

مسجد فضل کی تعمیر سے پہلے ووکنگ میں ایک مسجد بنائی گئی تھی، اور اس کو بنانے والے مشہور مستشرق جی ڈبلیو لائٹنر تھے جو لاہور میں اورینٹل کالج کے پرنسپل کی حیثیت سے ریٹائر ہوئے اور انگلستان واپس آکر ۱۸۸۹ء میں انہوں نے یہ مسجد تعمیر کروائی۔ یہ بھی عجیب اتفاق ہے کہ یہ ۱۸۸۹ء وہی سال ہے جب جماعت احمدیہ مسلمہ کا قیام عمل میں آیا۔ ۱۸۸۹ء میں ان پروفیسر صاحب کی وفات ہوگئی اور یوں یہ مسجد بھی مقفّل ہوگئی، اس مسجد کو سنبھالنے والا کوئی نہیں تھا، پھر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے زمانے میں خواجہ کمال الدین صاحب یہاں آئے انہوں نے اسے کھلوانے کی کوشش کی اور وہ کامیاب ہوئے۔ انہوں نے حضرت خلیفۃ

المسیح الاوّلؓ کو لکھا کہ اب اس مسجد کا ایک ٹرسٹ بنایا گیا ہے جس کا نگران مجھے بنایا گیا ہے اور پھر دوبارہ اس میں عبادت شروع ہوئی۔ جب یہ مسجد کھولی گئی تو خواجہ صاحب کے ساتھ حضرت چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ بھی ان کے ساتھ وہاں گئے اور نوافل ادا کیے اور خوب دعائیں کیں۔

اس کے کچھ عرصے کے بعد حضرت مصلح موعودؓ نے مبلغین کی تحریک کی، اور فنڈز کی عدم دستیابی کے باوجود چودھری فتح محمد سیال صاحبؓ کو یہاں بھجوایا گیا انہوں نے خواجہ صاحب کے ساتھ یہاں کام کیا۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی وفات کے بعد خواجہ صاحب نے خلافتِ ثانیہ کی بیعت نہیں کی اس پر چودھری فتح محمد سیال صاحبؓ انہیں چھوڑ کر دوسری جگہ چلے گئے۔ یہ ووکنگ کی مسجد تھی، مگر باقاعدہ مسلمان فرقے یا جماعت کی طرف سے مسجد فضل ہی ہے جو بنائی گئی۔ بے شک آج انگلستان میں بھی، لندن میں بھی اور مغربی ممالک میں بھی مسلمانوں کی بہت سی مساجد ہیں مگر لندن میں مسلمانوں کی پہلی مسجد ہونے کا اعزاز مسجد فضل کو ہی حاصل ہے۔

جماعت احمدیہ کی یہ خوبی ہے کہ اس کی مساجد جماعت کے لوگوں کے چندوں سے اور قربانیوں سے تعمیر ہوتی ہیں۔ اب تو انگلستان میں بھی جماعت کی درجنوں مساجد بن چکی ہیں۔ بہر حال آج مسجد فضل کے حوالے سے مَیں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

حضرت مسیح موعودؑ نے مغرب میں اسلام کے پھیلنے کے حوالے سے بہت کچھ بیان فرمایا ہے، یہی چیز ہماری تبلیغی سرگرمیوں کی بنیاد ہے۔ ایک جگہ آپؑ فرماتے ہیں کہ مغرب کی طرف سے آفتاب کا چڑھنا یہ معنی رکھتا ہیکہ یہ ممالکِ مغرب جو قدیم سے ظلمت اور کفر وضلالت میں ہیں آفتاب صداقت سے منوّر کیے جائیں گے۔

اپنی ایک رؤیا بیان کرتے ہوئے آپؑ نے فرمایا: مَیں نے دیکھا کہ مَیں شہر لندن میں ایک منبر پر کھڑا ہوں اور انگریزی زبان میں نہایت مدلل زبان میں اسلام کی صداقت ظاہر کر رہا ہوں بعد اس کے مَیں نے بہت سے پرندے پکڑے جو چھوٹے چھوٹے درختوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے رنگ سفید تھے۔ سو مَیں نے اس کی تعبیر یہ کی کہ اگرچہ مَیں نہیں مگر میری تحریریں ان میں پھیلیں گی اور بہت سے راست باز انگریز صداقت کا شکار ہو جائیں گے۔

چودھری فتح محمد سیال صاحبؓ انگلستان کے پہلے باقاعدہ مبلغ تھے، انہیں اللہ تعالیٰ نے یہاں پہلا پھل بھی عطا کیا اور پہلے احمدی مسٹر کوریو تھے جو ایک صحافی تھے، ان کے بعد ایک درجن کے قریب افراد جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے۔ پھر حضرت مصلح موعودؓ نے سیال صاحب کو واپس بلالیا اور قاضی عبد اللہ صاحبؓ کو بطور

مبلغ بھجوایا گیا۔ یہ بھی صحابی تھے اور انہوں نے جنگِ عظیم اوّل میں یہاں کام کیا۔ ان کے زمانے میں ایک کرایہ کا مکان بھی لیا گیا۔ ۱۹۱۷ء سے جنوری ۱۹۲۰ء تک حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ نے بھی یہاں مبلغ کے طور پر کام کیا۔ ۱۹۱۹ء میں چودھری فتح محمد سیال صاحبؓ کو دوبارہ اور عبدالرحیم نیّر صاحبؓ کو بطور مبلغ یہاں بھجوایا گیا انہوں نے بے لوث کام کیا۔ ۱۹۲۰ء میں فتح محمد سیال صاحبؓ کو حضرت مصلح موعودؓ نے ارشاد فرمایا کہ انگلستان میں کوئی جگہ خریدیں جہاں مسجد بنائی جائے۔ چنانچہ دو ہزار دو سَو پاؤنڈ سے زائد رقم سے یہ جگہ پٹنی کے علاقے میں خریدی گئی۔

حضرت مصلح موعودؓ کو جب اس کی خبر ملی تو آپؓ اس وقت ڈلہوزی میں تھے، آپؓ نے وہاں ایک بڑا فنکشن کیا اور مسجد کا نام مسجد فضل تجویز فرمایا۔ پھر اس مسجد کی تعمیر کے لیے چندے کی تحریک کی گئی۔ ۱۹۲۴ء میں ویمبلے کی بین المذاہب نمائش کے لیے عبدلرحیم نیّر صاحبؓ کو اسلام کی تعلیم بیان کرنے کے لیے مدعو کیا گیا تو انہوں نے قادیان اطلاع کی۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اس کو قبول کرتے ہوئے اسلام کی خوبیاں بیان کرنے کے لیے ایک کتاب لکھی جو ”احمدیت یعنی حقیقی اسلام“ کے نام سے شائع شدہ ہے۔

اس کانفرنس کے لیے فیصلہ ہوا کہ حضرت مصلح موعودؓ خود بنفس نفیس اس میں شامل ہوں۔ چنانچہ حضرت مصلح موعودؓ دمشق اور مصر سے ہوتے ہوئے اٹلی، سوئٹزرلینڈ اور فرانس سے ہوتے ہوئے ۲۲/ اگست ۱۹۲۴ء کو انگلستان پہنچے۔ یہاں سینٹ پال چرچ کے سامنے کھڑے ہو کر آپؓ نے اللہ تعالیٰ سے اسلام کی فتح کی دعا کی اور پھر آپؓ شہر میں داخل ہوئے۔ آپؓ کے قیام کو یہاں کے پریس میں متفرق وجوہات کی بنا پر بہت زیادہ کوریج بھی ملی۔

مسجد کی تعمیر کے سلسلے میں سب سے پہلا مرحلہ روپے کی فراہمی کا تھا، وہ اس طرح ہوئی کہ جنگ کے ختم ہونے کے بعد ایک ایسا زمانہ آیا کہ پاؤنڈ کا نرخ گرنا شروع ہوا اور اس موقعے پر ۱۹۲۰ء میں حضورؓ کے ارشاد پر پہلے تیس ہزار اور بعد ازاں ایک لاکھ روپے جمع کرنے کی تحریک کی گئی، احباب جماعت نے اس تحریک پر بھرپور لبیک کہا۔ بینک آف انڈیا کے ذریعے سے یہ رقم انگلستان بھجوائی گئی اور اس رقم سے تین ہزار چار سَو اڑسٹھ پاؤنڈز خریدے گئے۔

۱۹/ اکتوبر ۱۹۲۴ء اتوار کے دن اس مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا گیا۔

اس تقریب میں شرکت کے لیے پارلیمان کے ممبران، لیڈرز، سیاست دان، سفارت کاروں سمیت بہت سے لوگوں کو دعوتی کارڈز بھیجے گئے تھے کیونکہ وقت محدود تھا اس لیے خیال تھا کہ تھوڑے سے لوگ آئیں

گے مگر مہمانوں کی بڑی تعداد اس تقریب میں شریک ہوئی۔ مختلف ممالک کے نمائندے بھی اس تقریب میں شامل ہوئے اور تقریب نہایت کامیاب رہی۔ سنگِ بنیاد کی تقریب کے آغاز میں حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ نے تلاوت کی۔ اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے خطاب فرمایا۔

حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ قرآن کریم کے حکم اور رسول اللہ ﷺ کے عمل سے یہ ثابت ہے کہ اسلامی مساجد کا دروازہ ہر اس شخص کے لیے کھلا ہے جو خدا تعالیٰ کی عبادت کرنا چاہے اور اسلامی مساجد مختلف مذاہب کے لوگوں کو متحد کرنے کا نقطۂ مرکزی ہیں۔ ان ہی جذبات کے ساتھ ہم یعنی جماعت احمدیہ نے اس مسجد کی تعمیر کا ارادہ کیا ہے۔ فرمایا: قبل اس سے کہ مَیں اس مسجد کا سنگِ بنیاد رکھوں مَیں اس امر کا اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ مسجد صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی عبادت کے لیے بنائی جاتی ہے۔

سنگِ بنیاد کے دو سال بعد اس مسجد کا افتتاح ہوا۔ افتتاح کرنے شہزادہ فیصل نے آنا تھا، ان کے والد نے انہیں کہا تھا کہ وہ جائیں، مگر مسلمانوں کے ردّ عمل کی وجہ سے بادشاہ نے انہیں روک دیا اور پھر شیخ عبد القادر صاحب نے اس کا افتتاح کیا اور انہوں نے بڑے واضح الفاظ میں بتایا کہ مَیں احمدی نہیں ہوں مگر چونکہ ہم اسلام کی خدمت کرنا چاہتے ہیں اس لیے ہمیں اختلافات سے بالا ہو کر ایک دوسرے کی مدد کرنی چاہیے۔ یہ شیخ عبد القادر صاحب کا حوصلہ اور کھلا دل تھا اللہ تعالیٰ اس کی بھی انہیں جزا دے۔

یہ مسجد فضل کی مختصر تاریخ ہے جو مَیں نے بیان کی ہے اور یہی اس مسجد کی تعمیر کی وجہ تھی کہ مغرب میں تبلیغِ اسلام ہو۔

آج ہم سو سال پورا ہونے پر تقریب منعقد کر رہے ہیں مگر یہ کوئی دنیاوی تقریب نہیں۔ یہ مسجد وہ جگہ ہے جہاں اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے لوگ جمع ہوں اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور آپس میں ایک دوسرے کے حق ادا کرنے والے ہوں۔ اپنی روحانی اصلاح بھی کریں، اپنے اخلاق بھی بلند کریں۔

آج ہمیں اس بات کی کوشش کرنی چاہیے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے والے ہوں، اس کی مخلوق کے حق ادا کرنے والے بنیں۔ اگر ایسا ہو گا تو تب ہی ہم اس دنیا کو امن و سلامتی کا گہوارہ بنانے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ آمین

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ. عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔